Hermain Quran School English & Urdu Stories

حضرت ہودؑ اور شداد کا قصہ

ہوا کا طوفان

The Great Winds

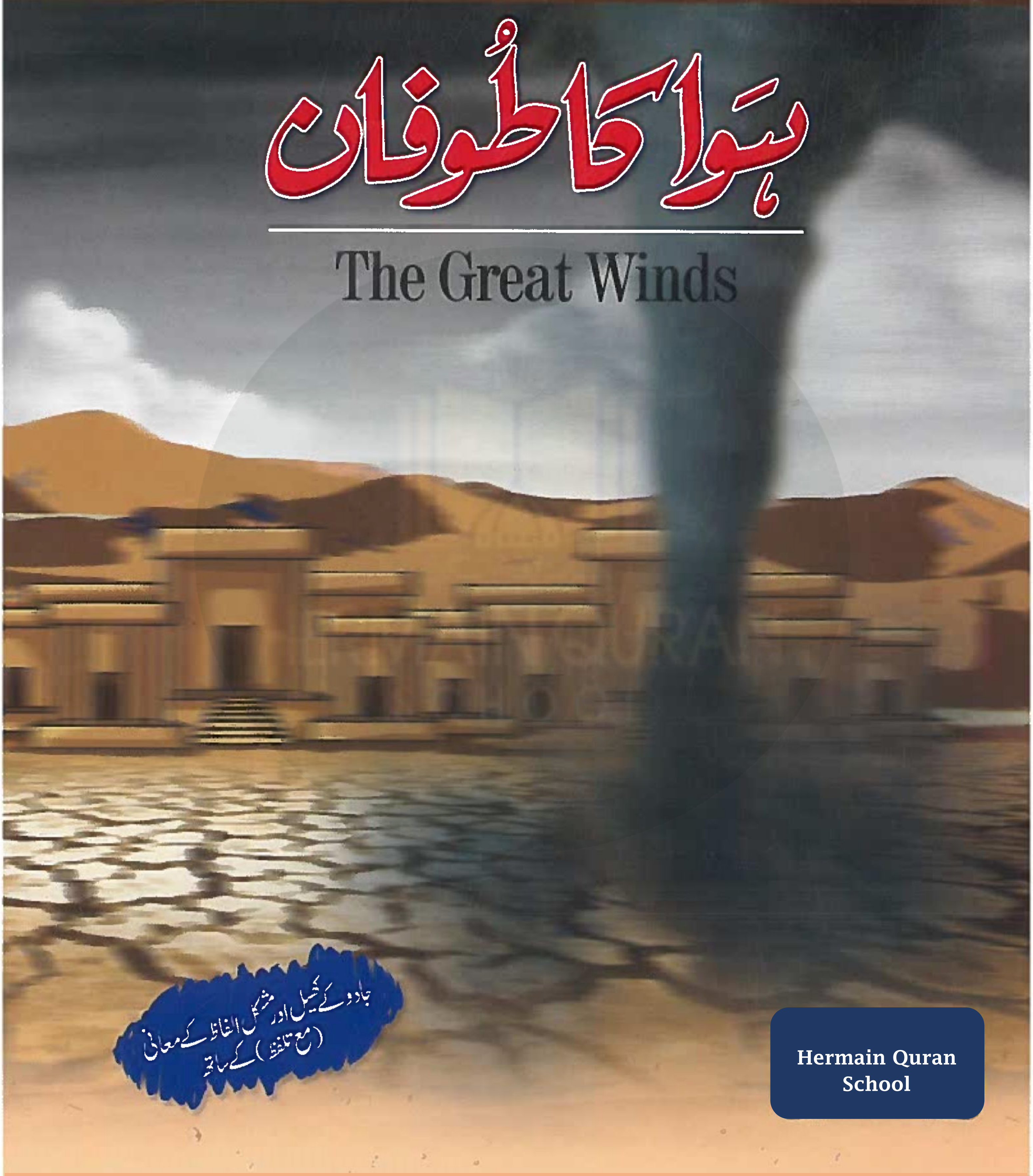

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

ہوا کا طوفان

طویل عرصہ پہلے، موجودہ عمان کے مغرب میں واقع ایک سرزمین میں عاد نام کی ایک قوم رہتی تھی۔ یہ ایک طاقتور قوم تھی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ آج کے عام انسان سے کہیں زیادہ جسیم اور دراز قامت تھے۔ ایک عام آدمی اتنا طاقتور ہوتا تھا کہ زمین پر پاؤں مارتا تو زمین دھنس جاتی تھی۔

جسمانی قوت کے علاوہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں معماری کا ہنر بھی عطا کیا تھا۔ وہ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرنے والی پہلی قوم تھی جنہیں مضبوط ستونوں سے مستحکم کیا جاتا تھا۔ ان کے ہنر کی بدولت انہیں ''ذات العماد'' یعنی ستونوں والی قوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

عاد کا تعلق حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا اور وہ ان کے فرزند حضرت سام علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ حضرت نوح کے وصال کو سینکڑوں سال گزر چکے تھے اور لوگ ان کے لائے ہوئے پیغام کو فراموش کر چکے تھے۔ اب قومِ عاد بتوں کی پوجا کرتی تھی اور ہر ممکنہ برائی میں ملوث تھی۔

THE GREAT WINDS

A long time ago, in a land situated in the west of present-day Oman, there lived a people named "Aad". They were a powerful people. It is said that they were a lot bigger and taller than today's average man. A typical Aad man used to be so powerful that he could depress the earth just by stamping his foot on it.

Beside physical might, Allah Almighty had also granted them the art of masonry. They were the first to erect grand buildings, which were fortified by sturdy pillars. Their skill had earned them the name, 'the people of the pillars'.

Aad belonged to the line of Hazrat Nooh (علیہ السلام) and were the offspring of his son, Hazrat Saam (علیہ السلام). It had been hundreds of years since Hazrat Nooh's (علیہ السلام) departure, and people had forgotten the message that he had brought to them. Now, Aad worshipped idols and were involved in every sin imaginable.

اس قوم میں ایک بچہ چہرے پر الوہی نور لئے پیدا ہوا۔ اس کے والدین نے اس کا نام ہود (علیہ السلام) رکھا۔ بلوغت حاصل کرنے سے پہلے ہود علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی پوجا اور ان بدکاریوں سے احتراز کرتے رہے جو ان کی قوم کے طرزِ حیات کی حیثیت رکھتی تھیں۔ وہ ایک وجیہہ وشکیل نوجوان نکلے۔ وہ اپنی قوم کو عارضی دنیاوی زندگی کے لذائذ کی خاطر ابدی اخروی زندگی کو برباد کرتے ہوئے دیکھتے۔ اس سے انہیں بے حد تکلیف ہوتی لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ حالات بدلنے کے لئے کیا کیا جانا چاہئے۔

پھر ایک روز اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر ان کے پاس آئے۔ حضرت ہود علیہ السلام کو اللہ کا پیغمبر مبعوث کیا گیا اور انہیں عاد کو اللہ کے دین پر لانے کا فریضہ سونپا گیا۔

It was in this nation, that a child was born with a godly glow in his face. His parents named him Hud (عليه السلام). When Hud (عليه السلام) was growing up, he always refrained from worshipping idols and getting involved in the sinful activities that were a way of life for his people. He grew up to be a fine, handsome young man. He saw his people ruining their eternal afterlife, just to have the pleasures of this temporary worldly life. This pained him a great deal but he did not know what to do to change matters.

Then one day, the archangel Hazrat Jibraeel (عليه السلام) came to him with a message from Allah. Hazrat Hud (عليه السلام) had been ordained as Allah's messenger and he had been given the task of converting the Aad to Allah's faith.

اب حضرت ہود علیہ السلام کے پاس ایک مقصد حیات تھا۔ انہوں نے اپنی قوم اور آس پاس کے قصبوں اور دیہاتوں میں بسنے والے لوگوں میں تبلیغ شروع کردی۔ انہوں نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ بتوں کی پوجا چھوڑ دیں اور صرف خدائے واحد کی پرستش کریں۔ زیادہ تر لوگوں نے ان کی بات سننے سے انکار کردیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان بتوں کی پوجا ان کے اجداد کے زمانے سے ہوتی چلی آرہی ہے اور وہ محض اس وجہ سے انہیں نہیں چھوڑیں گے کہ ایک نوجوان نے اللہ کا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کردیا ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں خبردار کیا کہ اگر انہوں نے اپنے طور طریقوں کی اصلاح نہ کی تو اللہ کا عذاب ان پر ٹوٹ پڑے گا۔

کچھ لوگ حضرت ہود علیہ السلام کے دین پر ایمان لے آئے لیکن عاد کی اکثریت اپنے عقیدے پر اڑی رہی۔ اس عقیدے کو چھوڑ دینا آسان نہ تھا جس کی پیروی انہوں نے تمام عمر کی تھی خصوصاً اس وقت جب انہیں اپنی بدکاریوں کو چھوڑ کر اللہ کے بنائے ہوئے قانون کی پیروی بھی کرنا پڑتی۔ وہ حضرت ہود علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔

Hazrat Hud (علیہ السلام) now had a mission in life. He began to preach to his people and also to the people who resided in nearby towns and villages. He asked people to renounce idol-worship and pray to the one and only Allah Almighty. Most of the people refused to listen to him. They said that these idols were being worshipped from the time of their forefathers, and they would not give it up just because a young man has come and claimed to be the messenger of Allah. Hazrat Hud (علیہ السلام) warned them that if they did not amend their ways, wrath of Allah shall fall upon them.

There were some people who converted to Hazrat Hud's (علیہ السلام) faith but majority of the Aad remained stubborn in their beliefs. It was not easy to renounce the belief that they had followed all their lives, especially when they also had to give up their sinful activities and follow the Code defined by Allah. They became enemies of Hazrat Hud (علیہ السلام).

عاد کے حکمران شداد نے حضرت ہود علیہ السلام کو دھمکایا کہ اگر انہوں نے تبلیغ کا کام بند نہ کیا تو وہ انہیں سخت سزا دے گا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اسے اللہ کی راہ پر آنے کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ اللہ کے دین پر ایمان لے آئے تو اسے اگلے جہان میں جنت نصیب ہوگی۔ حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت پر کان دھرنے کے بجائے شداد نے دعویٰ کیا کہ وہ زمین پر ہی جنت تعمیر کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس نے اللہ کی جنت کا (نعوذ باللہ) مقابلہ کرنے کے لئے زمین پر ایک جگہ بنوائی اور اسے باغِ ارم کا نام دیا۔ اس کے تکبر اور سرکشی کی سزا کے طور پر اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ باغ کو نگل جائے۔ زمین شق ہوئی اور باغ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گیا۔

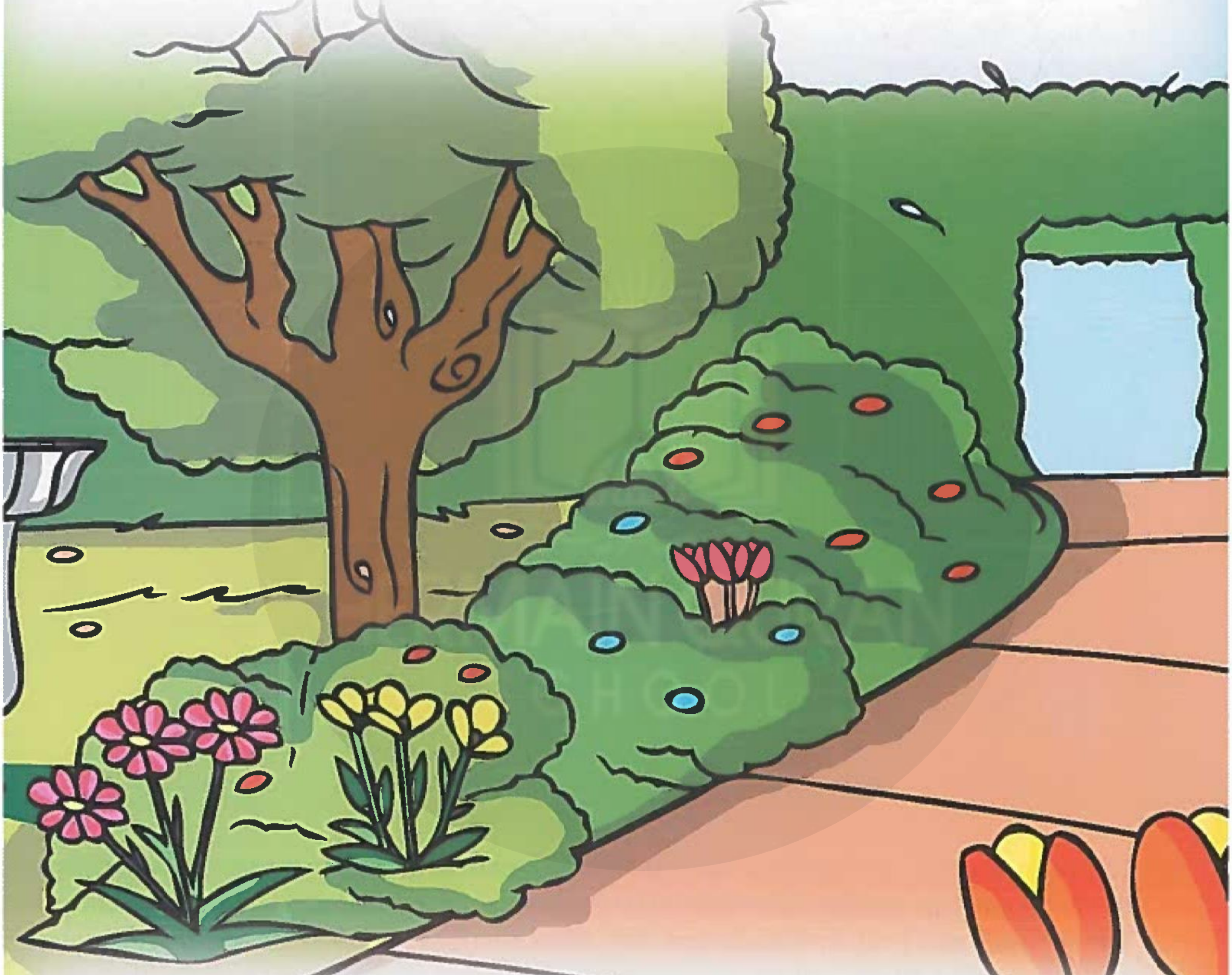

The king of Aad, Shaddad, threatened to punish Hazrat Hud (عليه السلام) severely if he did not abandon his preaching. Hazrat Hud (عليه السلام) invited him towards the path of Allah and promised that he would be given paradise in the hereafter if he submitted to the creed of Allah. Instead of listening to Hazrat Hud (عليه السلام) Shaddad claimed that he could make a paradise on earth. Therefore, at the cost of great wealth, he built a place to rival Allah's paradise and called it the Garden of Irem. To punish him for his arrogance and defiance, Allah commanded the earth to swallow the garden. The earth opened up and the garden was buried forever.

اس پر بھی شداد کی آنکھیں نہ کھلیں۔ وہ پہلے سے زیادہ سرکش ہو گیا اور حضرت ہود علیہ السلام کی جان لینے کے منصوبے باندھنے لگا۔ اس کی قوم کے کافر اس کی حمایت پر کمر بستہ ہو گئے۔ جب حضرت ہود علیہ السلام کو ان کے ارادوں کی بھنک پڑی تو آپ نے اللہ سے دعا کر کے سرکشوں کو سزا دینے کی درخواست کی۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ عاد پر بارش برسنا بند ہو گئی۔ ایک خوفناک خشک سالی نے انہیں آ لیا۔ ان کے چشمے اور کنویں سوکھ گئے اور ان کی فصلیں برباد ہو گئیں۔

لیکن وہ اپنی غلط کاریوں پر اڑے رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فیصلہ کر لیا کہ ان کا وقت اب ختم ہو جانا چاہئے کیونکہ ان لوگوں نے نجات کا ہر دروازہ اپنے ہاتھوں بند کر دیا تھا۔

Even this could not make Shaddad see matters as they were. He became even more defiant and planned to martyr Hazrat Hud (علیہ السلام). The infidels of his nation supported him. When Hazrat Hud (علیہ السلام) got wind of their plans, he prayed to Allah and asked for punishment for those who still defied Him. Allah answered his prayers. The rain stopped falling on Aad. They were struck with a dreadful drought. Their springs and wells dried up and their crops were ruined.

But they remained steadfast in their wrongful ways. Allah decided that their time should now come to an end, because these people had closed every door of redemption with their own hands.

لہٰذا ایک روز افق پر ایک سیاہ بادل نمودار ہوا اور عاد کی بستی کی طرف بڑھنے لگا۔ لوگوں نے خوشیاں منانا شروع کر دیں کیونکہ وہ سمجھے کہ بادل بارش لے کر آرہا ہے لیکن جب حضرت ہود علیہ السلام نے اسے دیکھا تو فوراً سمجھ گئے کہ اللہ کا عذاب آ پہنچا ہے۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ بستی سے نکل گئے۔ آپ نے عاد والوں سے کہہ دیا کہ ان کا وقت ختم ہو چکا ہے اور اب ہواؤں کا ایک تباہ کن طوفان انہیں ہمیشہ کے لئے نابود کر دے گا۔ عاد نے بھی بستی سے نکلنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے باہر نکلنے والی ہر راہ پر سانپ اور بچھو بکھیر دیئے۔ بالآخر وہ اکڑ کر کھڑے ہو گئے اور بولے۔ ''ہم ہود (علیہ السلام) کے خدا کی بھیجی ہوئی ہواؤں کا مقابلہ کریں گے۔ ہم نے بڑی بڑی اور مضبوط عمارتیں بنائی ہیں جو کسی بھی طوفان کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ ہم خود بھی دیوؤں کی طرح جسیم اور طاقتور ہیں۔ کوئی ہوا ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔''

So one day, a black cloud appeared on the horizon and floated towards the town of Aad. The people rejoiced because they thought that the cloud was bringing rain but when Hazrat Hud (علیہ السلام) saw it, he knew immediately that Allah's wrath has arrived. He gathered his followers and left the town with them. He told Aad that their time is up and now a devastating storm of winds shall obliterate them forever. Aad tried to leave the town too but Allah scattered snakes and scorpions on every road leading out. At last, they stood defiantly and said, "we shall face the winds sent by Hud's God. We have built great, strong buildings that can withstand any storm. We ourselves are big and strong like giants. No wind can harm us."

لیکن ہوا کے پہلے ہی ریلے نے ان کی بڑی بڑی عظیم الشان عمارتوں کو ان کے سمیت اکھاڑ پھینکا۔ سنگلاخ ستون ماچس کی تیلیوں کی طرح بکھر گئے۔ دیو قامت لوگ خشک پتوں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے گھومنے لگے اور پھر آلوؤں کی بوریوں کی طرح زمین پر پٹخ دیئے گئے۔ عاد کی بستی کا ہر حصہ پاش پاش ہو گیا۔

جب ہوائیں دور ہوئیں تو عاد کے بت پرست اکھڑے درختوں کی طرح جا بجا بکھرے پڑے تھے، ان عمارتوں کے ملبے کے درمیان جن پر انہیں بہت فخر تھا۔

But the first wave of wind blew away their grand and strong buildings along with them. Pillars of stone were blown away like match-sticks. The giant people flew and spun in the winds like dry leaves and then were hurled down on earth like sacks of potatoes. Every part of the town of Aad was smashed to pieces.

When the winds cleared, the pagans of Aad were scattered everywhere like uprooted trees among the rubble of the buildings of which they were so proud.

اللہ نہایت مہربان اور تحمل والا ہے لیکن جب کوئی مسلسل سرکشی کرتا رہے تو اس کا عذاب اسے صفحۂ ہستی سے یوں مٹا دیتا ہے جیسے وہ کبھی تھا ہی نہیں۔ قومِ عاد
اور اللہ کے سامنے مستقل سرکشی اور اس کے احکامات کی سرتابی کر کے عذاب کو دعوت دینے والی دیگر کئی اقوام کا یہی انجام ہوا۔ اللہ سب کو ہدایت دے
اور ایسے برے انجام سے محفوظ رکھے۔

Allah is very kind and patient but when someone keeps on defying Him, His wrath obliterates them from the face of the earth like they had never been there. That is what happened to the people of Aad and to many other nations who invited Allah's retribution through their constant defiance and disobedience. May Allah guide everyone towards the Right Path and deliver them from such a horrible fate.